(۵) اس صورت میں عورت گنہگار ہوتی ہے۔

(۶) بیوی کا یہ عذر جائز ہے۔

(۷) اس صورت میں چاہئے کہ شریعت کی پاسداری کرے کہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق' چنانچہ شریعت کی پاسداری خاوند کی طاعت پر مقدم ہے۔

(۸) اپنے والدین سے ملنے ملانے بلا اجازت بھی جاسکتی ہے تاہم دوسری جگہ بلا اجازت نہیں جاسکتی۔

(۹) بیوی کو اس کے کسی محرم سے ملنے سے منع نہیں کرسکتا البتہ محرم کو اپنے گھر داخل ہونے سے منع کرسکتا ہے' محرم گھر سے باہر کھڑا ہو کر بیشک بات چیت کرسکتا ہے۔ اجنبی جگہ میں عورت کو جانا منع ہے۔

(۱۰) والدین کی موجودگی کی صورت میں بچی کو ماں کے پاس رہنے کا حکم ہے لڑکی حیض آنے تک اور لڑکا جب تک خود کھانے پینے کے قابل نہ ہوجائے اس وقت تک ماں ان کو اپنے پاس رکھنے کی حق دار ہے۔

(۱۱) ہاں اس سے گناہ لازم آتا ہے۔ بچوں سے محبت رکھنی چاہئے کہ یہ اولاد کا بنیادی حق ہے۔

(۱۲) باپ اس میں جرم شرعی کا مرتکب ہے کیونکہ محبت میں مساوات مطلوب ہے۔

(۱۳) سابقہ بیوی سے محبت نہ رکھنے اور اسے طلاق دینے کا مطالبہ غیر شرعی ہے' مرد کو دونوں طرف محبت ایک جیسی کرنی چاہیے اور طلاق دینا مرد کا اختیار ہے دے یا نہ دے۔

(۱۴) نماز قضاء ہونے کا عذر درست ہے اور اس سبب سے انکار درست ہے کیونکہ حقوق اللہ حقوق العباد پر مقدم ہیں **لا طاعة للمخلوق فی معصية الخالق**

(۱۵) دوران حمل دی گئی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ لہذا یہ طلاق واقع ہوگئی۔

(۱۶) حاملہ کو دی گئی طلاق جائز ہوگی عبث نہ ہوگی اور طلاق دینے کے بعد وضع حمل تک اگر یہ سوچ کر مقاربت کی کہ حمل کی وجہ سے طلاق نہیں پڑی تو یہ زنا ہوتا رہا پس اس پر توبہ کرے۔

(۱۷) بیوی کو حکم نہ ماننے اور نشوز کی صورت مین اس قدر مارنے کا اختیار اللہ نے دیا ہے جس سے تکلیف شدید نہ ہو صرف تادیب ہوجائے۔ (**والتی تخافون نشوزهن فاضربوهن............ الخ**)

(۱۸) ایسا کوئی فعل نہیں جس کی وجہ سے نکاح ٹوٹ جائے ہاں مرتد ہونے کی صورت میں عورت سے